

۱۰ دسمبر ۱۹۵۲ء بروز چار شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر کی نماز میں بھی پچاس وقت پڑھیں ادا کیں۔

مغرب و عشا کے مابین مجلس ہوئی اوس میں کوئی تقریر یا ذکر قابل

اشاعت نہیں ہوا میر نام لڑا صاحب نے حضرت اقدس سے

دریافت کیا کہ وہ عاصی کلثمی خاد جلد والی جو الہام

ہوئی ہے اگر اس میں جیلے وہ نہ شکم کے جمع شکم کا مینہ پڑا

دوسرے کو بھی ساتھ ملا لیا جاؤ تو جرح تو نہیں۔ حضرت اقدس

نے فرمایا کوئی جرح نہیں ہے اور مغرب اور عشا کی نماز میں باجماعت

اپنے اپنے وقت پڑا ہوا نہیں۔

مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۵۲ء بروز چار شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر کے وقت تشریف لائے تو بختہ معنوں نویسی اور

کافی ذخیرہ دیکھنے کے متعلق جو تکلیف انسان کو ہوتی ہے

اس کو بظاہر کہہ دیا کہ ہم نے اس تکلیف میں حضور کیا تہ

اظہار ہمدردی کیا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ بدن تو تکلیف

کیا واسطے ہے اور کس لئے ہے۔

بعد ازین فرمایا کہ اللہ کے متعلق معنوں لکھ رہا ہوں نوحی

فارسی ترجمہ بھی کر دیا جو تاکا کی اشاعت اتنا لکھتے بخارا

سمندر وغیرہ مالک میں بھی ہو جاوے پھر معنوں لکھ لکھ

وہ معنوں لاکر بطور نمونہ سنانا ہوں چنانچہ آپ اندر گھر میں رہیں

لے گئے اور معنوں لاکر اس کاغذی مسودہ اور فارسی ترجمہ

سنا سے رہے فرمایا کہ اس معنوں کو میں نے تین طرح پر تقسیم

کی ہے (اول) اجمال رکھا ہے دوم تفصیل کی جو کہ کیوں اس

کی ضرورت پڑی کہ ٹیکہ سے ہم پہنچیں کریں اور درجہ بتلائی ہے

کہ ہمارا دعویٰ یہ ہے اور لوگ گالیاں دیتے اور سب و شتم کر رہے

ہیں (سوم) آیا خدا نے اب تک کیا تقریریں کر کے دکھائی

ہے اور مخالفوں کی مخالفت کیا نتائج ہوئے۔

عصر کی نماز باجماعت حضرت اقدس نے ادا کی۔

مغرب و عشا کے مابین باجماعت ادا کی اور پھر کیا

منازل دے گئے بعد جب آپ تشریف

لائے تو عشا کے قبل تدریس مجلس کی اور اخبارات انگریزی

سے ایک معلم پڑھایا کہ خدا تعالیٰ جو نشان دکھانا چاہتا ہے

دیکھنا ہے کس وقت و صوفی بھی اشتہار ہی تھا اور وہ

آسمانی تھا اب یہ طاعون بھی اشتہار ہی ہے اور یہ زمینی

ہے اگر آج سے ایک ہزار برس پیشتر تک کی تواریخ پنجاب کی

دیکھتے جاؤ تو قومی طاعون اب جو اس کی نظیر نہ ملے گی۔ ابھی تو

اس کے پاؤں جو ہیں اگر یہ سرسری ہوتی تو اس کا دورہ ختم ہوتا

موت اور خوف بھی خدا کے رب کا نظارہ ہے۔ اور

اصلاح کا وقت ہے ہر ایک قسم کی قبیح رسم خود بخود دور ہو جاوے

گی ابھی تو کارروائی شروع ہے کسی کا قول ہے کہ

ابتدا عشق ہو رہا ہے کیا

آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

پھر بعد از ان دیکھا جاوے کہ مراد کار حضور سنو رہے اسنے

میں اذان ہو کر نماز عشا ہوئی اور آپ باجماعت ادا کر کے

تشریف لے گئے۔

۱۲ دسمبر ۱۹۵۲ء بروز جمعہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

جمعہ مسجد اقصیٰ میں ادا کیا بعد ازاں جمعہ نماز جنازہ ایک

احدی بیہائی مرحوم کی حفرۃ اقدس نے پڑائی۔

عصر اس وقت تشریف لاکر حفرۃ اقدس فرمایا کہ یہ

الہام ہوا ہے اس ساتھ ایک عجیب اور مبشر فقرہ تھا

وہ یاد نہیں رہا۔

چینادی منادی منادی

مغرب و عشا پر دو نماز میں اپنے اپنے وقت پر حضرت

اقدس نے باجماعت ادا کیں کوئی ذکر قابل اشاعت نہیں ہوا

۱۳ دسمبر ۱۹۵۲ء بروز شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر ظہر کی نماز باجماعت ادا ہوئی عصر کے

وقت نماز سے پیشتر ایک ہندو صاحب سوداگر پار پڑھ کر

لے آکر حفرۃ اقدس سے نیاز مندانہ طور پر نیاز حاصل کی

اور دستکسار پڑھ کر جو اب دیکھ کر اس میں ایک بڑے سوداگر

ہیں اس طرف تمام علاقہ میں ہماری دکان سے کپڑا آتا

ہے میں اپنی آسامیوں سے روپیہ وصول کرنے آیا تھا

میرے بھائی نے کہا تھا کہ حضور کی قدم بوسی کرنا آؤں۔

پھر عصر کی نماز ہوئی اور ہندو صاحب اب ایک گوشے

میں بیٹھ رہے بعد نماز وہ پھر نیاز حاصل کر کے اور بت

بوسہ کر کے رخصت ہوئے۔

مغرب و عشا۔ نماز مغرب ادا کر کے حفرۃ اقدس

تشریف لے گئے اور کہا تھا تامل فرما کر یہ کچھ پر صد بعد

تشریف لائے نہ تشریف مولوی رسول یا بابا کی موت

جو طاعون سے ہوئی ہے اور جو کلاس سلسلہ کی تائید

میں ایک بڑا نشان ہے اور الہام

مستخرج الصدور والی القبور

کو پورا کرتی ہے اس کا پردہ پوشی کرنا کیسی اسطرح امر تشریف

مخالف مواد میں نے ایک اشتہار شائع کیا وہ حفرۃ اقدس

کو پڑا ہر سنایا گیا اشتہار کا عنوان یہ تھا موت العالم

موت العالم یعنی ایک عالم کی موت۔ ایک عالم (جہان)

کی موت ہوتی ہے اور اس اشتہار میں رسول یا بابا

کے نام کے ساتھ ایک ایسی دم بہت سی خطا ہونے کی

لکھا کہ عوام الناس کو دکھانا چاہتا تھا کہ رسول یا بابا واقعی

ایک بڑا آدمی تھا اور اس شہادت کی موت پائی ہے

اس اشتہار کے سننے پر موجودہ اصحاب اپنی اپنی رائے

ظاہر کی جو کہ قابل درت اخبار ہے۔

لطیف استدلال مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا تھا انہوں

نے کہا کہ ان لوگوں کو تسلیم کر لیا ہے کہ ایک عالم کی موت

گویا ایک عالم کی موت ہے یعنی ان جس قدر عالم بنایا دوسرے

لفظوں میں ہوں کہ ہر ان مخالف مولویوں کی جس قدر دنیا

بھی اپنی موت آگئی یا یہ کہ مولوی رسول یا بابا کے مرتے سے وہ

تمام اس کے ساتھ ہی مر گئے یا یہ کہ مولوی رسول یا بابا خود کیا

مرا۔ ان سبھی کے ساتھ ہی مرے۔ اسکا طاعون مرنے والا

سیح موعود کی صداقت کا نشان تھا جو کہ پورا ہو گیا۔ اور

مخالفوں کی ناک کش گئی کہ یہ کہ جس حال میں رسول یا بابا کی

موت ہو وہ ایک عالم کی موت قرار دینے ہیں تو دوسرے الفاظ

میں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ اب ہم قابل رہیں ہیں ہم مرد و

خطاب کر کے اب کیا حاصل۔

اور پھر جس مقام پر اس کی طاعون کی موت کو شہادت

کی موت قرار دیا ہے وہاں چند ایک احباب یہ کہا اگر یہ

شہادت کی موت ہو تو ان تمام مخالف مولویوں کو ایک آواز

کرنی چاہیے اور ان کو دعائیں کرنی چاہیں کہ ان کو طاعون

ہو اور وہ اسی سے مریں۔ (اس میں جس کچھ بیان پاک پڑا

پرا نا خوب مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب ایک خط

اپنا عرض کیا کہ میں انہوں نے بھی یہی کہی تھی اس حفرۃ

اقدس نے فرمایا کہ شاید کوئی ۳۳ برس کا عرصہ گزرا ہو گا کہ

میں بھی ایک خواب دیکھا کہ اب جس تمام پر مدرسہ کی ہمارے

ہے وہاں بڑی کثرت سے بھی چپ کر رہی ہے غرض کہ

پرائی ڈائری کے نوٹ

البدیع صفحہ ۳۲ اور ۳۳ پر ۱۹۵۲ء کی ڈائری میں ہے

جو نوٹ ہم نے دے دیے ہیں وہ ہر ایک احمدی کو نظر آئے ہوں

چاہیں کہ کیونکہ اس میں وہ طریق درج ہے جس سے ایک

طالب حق ایک راستہ سے مستفید ہو سکتا ہے اور

ہر ایک مجھ کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ ہر ایک حال اور

قال پر نظر ڈال کر اپنی گذشتہ زندگی کا ایک رویہ دیکھ کر

کلاس امام پاک کی بیعت کے بعد اس کے ایک کیا تبدیلی

اپنے اندر کی جو جو پیوندائش باندھا ہے کیا اس کی روت

پرس سے مستفید ہوئی ہو کہ نہیں اگر اس پیوند کا کوئی

بندہ اسے ناقص نظر آوے تو چاہئے کہ اسے پھر جوڑے

میں ایک خط لکھا تھا کہ

اور اس نور و ہدایت کے شیخو طبع سے پورے طور پر تہذیب یافتہ نہ ہونے کے خلاف نہیں۔

ہو۔ یوں نام کو تو اس وقت کی کوڑا انسان موجود ہیں جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں اور آپ کی امت میں سے اپنے آپ کو کہتے ہیں مگر وہ لوگ بڑا فعال اپنے فرائض اور اپنے سکناات سے آنتہ کے لئے جا کر نکٹ عار ہیں اگرچہ انھوں نے ہمارے بھی حرف دعوے ہی دعوے ہوں مگر ہر ایک دعوے کا رنگ اور جھلک ہمارے انحال کے اندر نہ پایا جاوے تو ایسی صورتیں ہم میں اور ان میں کیا تفریق ہوئی خدا تعالیٰ اس قسم کے نفاق سے ہمیں اور ہر ایک اہل ایمان کو نجات دیوے۔ آمین۔ البدر کے کالون میں آج تک کئی مضمون حضرت اقدس کے دین مبارک سے نکلے ہوئے چھپ چکے ہیں جن میں خدا کے برگزیدہ مسیح و موعود علیہ السلام نے بار بار تھلا دیا ہے ویکہ دیا ہے کہ کسی بیعت انسان کو کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ اور سرے دعوے سے کچھ نہیں بنتا جہاں تک فتح کے اپنے اندر تہذیبیان کر و اور ایک نئے انسان بنو جو پھر آپ کو ایک نیا انسان بنا لکے تو خدا بھی اس کے لئے ایک نیا خدا بنجاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اس زندگی کے کل انھاس اگر دنیاوی کاموں میں گذر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا۔ تہذیب خاص کر انھوں اور ذوق اور شوق سے ادا کرو در دنیا کی مازوں میں۔ باعث ملازمت کے تھلا آجاتا ہے رازق اسد تعالیٰ ہے غازیانے ذوق پر لدا کر لی جاتو ظہر و خضر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے۔ اسد تعالیٰ جاتا تھا کہ ضعیف لوگ جو گئے اس نے یہ گنجائش رکھ دی مگر یہ گنجائش تین مازوں کے جمع کرنے میں نہیں ہو سکتی۔

جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ ستر پاتے ہیں (۱) اور مورد عتاب حکام ہوتے ہیں (۲) اگر اسد تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھایں تو کیا خوش؟

جو لوگ راستبازی کے لئے تکلیف اور نقصان اٹھاتے ہیں وہ لوگوں کی نظر میں یوں بھی مغرب ہوتے ہیں اور یہ کام نہیں یوں اور مرد یقون کا ہے۔

جو شخص اسد تعالیٰ کے لئے دنیاوی نقصان کرتا ہے اسد تعالیٰ کبھی اپنے دھرم نہیں رکھتا پورا اجرت دیتا ہے۔

(۱) انسان کو لازم ہے منافقانہ طرز نہ رکھے مثلاً اگر ایک ہندو (خواہ حاکم یا عہدہ دار ہو) کہنے کرام اور حرم ایک ہے تو ایسے موقع پر ہاں میں ہاں نہ ملائے اسد تعالیٰ انتہائی منع نہیں کرتا ہندو مذہب کے جواب دہ ہے کہ جسے نہیں ہیں کہ ایسی غلطی کی جاو جس سے خواہ مخواہ جوش پیدا ہو اور یہودہ جنگ چوکھنی تھاؤ حق نہ کہے ہاں میں ہاں ملائے سے انسان کافر ہو جاتا ہے ۶ یا غالب شکوہ کا غالب شوی۔ اسد تعالیٰ کا لفظ داپاس رکھنا چاہئے۔ ہمارے دین میں کوئی

بابت تہذیب کے خلاف نہیں۔

اسلام، اسلام، ہمیشہ ظلم چلنا آیا ہے۔ جیسے کبھی دو بین ممالک میں ہوتا تھا یا پانی یا سبب اپنی عظمت اور پست پیرا ہونے کے اپنے چہرے پہانی پر خواہ مخواہ ظلم کرتا ہے اس لئے کہ وہ یہ دانش میں اول ہونے سے اپنا حق زیادہ خیال کرتا ہے حالانکہ حق دونوں کا برابر ہے اسد طرح کا ظلم اسلام پر ہوتا رہا ہے۔ اسلام سب مذاہب کے بعد آیا۔ اسلام نے سب مذاہب کی غلطیوں کو بتلایا تو جیسے قاعدہ ہے کہ مال خیر خواہ کا دشمن ہوتا تھا ہے اسد طرح وہ سب مذاہب اس ناراض ہونے کی بجائے ان کے دامن اپنی اپنی عظمت میٹھی ہوئی تھی۔ انسان کثرت قوم۔ قدامت۔ اور کثرت مال کے باعث تنگ ہو جاتا کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غریب قبیل اور سنے گروہ والے تھے اس لئے (ابتداء میں) انہوں نے نہ مانا حق ہمیشہ ظلم ہوتا ہے۔ اسلام اس ظہر مذہب کے کسی مذہب کے بانی کو برا نہیں کہنے دیتا مگر دوسرے مذاہب کے جٹ گالی دینے کو طیار ہو جاتے ہیں ویکہ یہ عیسائی قوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر گالی دیتی ہے اگر آنحضرت اس وقت زندہ ہوتے تو آپ کی دنیاوی عظمت کے خیال سے بھی یلگ کوئی کلمہ زبان نہ دلا سکتے بلکہ ہزار بار جبرہ تعظیم سے پیش آتے امیر کابل اور سلطان دم ایک ادنیٰ امتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں انکو گالی نہیں دے سکتے۔ بے ادبی سے پیش نہیں آسکتے مگر جب آنحضرت کا نام لیا جاوے تو ہزاروں گالیان سناتے ہیں۔ اسلام دوسری اقوام پر جس سے کہہ رہے ہیں اور کتاب کو بری کیا اور خدا اسلام ظلم ہے۔ اسلام کا مضمون لا الہ الا اللہ کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے۔

ایشیائی دماغ اور تثلیث

حکیم نور الدین صاحب نے اپنے مطب میں ایک دفعہ ذکر کیا کہ ایک دفعہ آپ علی گڑھ میں تھے اور ایک وہاں کے کالجیر سے آپ کا تعارف ہوتا حکیم صاحب نے ان سے کہا کہ آپ کالجیر میں بڑے بڑے مشہور عیسائی فلاسفہ میں کیا آپ ان سے تثلیث کی فلاسفی دریافت کر کے ہمیں بتلا سکتے ہیں کالجیر صاحب نے اقرار کیا اور دوسرے دن پھر انہوں نے حکیم صاحب سے آکر کہا کہ میں نے فلاسفہ صاحب تثلیث کی فلاسفی دریافت کی تھی مگر انہوں نے جواب دیا کہ ایشیائی دماغ قابل ہرگز نہیں ہیں اور نہ ان میں یہ مادہ ہے کہ وہ اس کی فلاسفی کو سمجھ سکیں۔ آج کل کے گریجواریٹ اور کالجیر جو مغربی تعلیم اور تہذیب کے دل وادہ ہیں ان کے فلاسفہ اور ہندو اور ہندو کا کچھ ان پر ایسا عجب چڑا ہوا ہے کہ حضرت شیخ سعدی علیہ السلام

کا یہ شعر بالکل صادق آتا ہے۔
اگرشہر و زراگو بد شب است این
بیاید گفت اینک ماہ و پیر وین
سیطرہ اہل یورپ کی زبان سے جو سیکھنے یا جو فلسفہ وہ بیان کریں اس کی تردید پر اپنا خود ماحول کو زور دینا یہ لوگ حرام مطلق خیال کرتے ہیں۔ اور میان مٹھو کی طرح جو وہ بیانیہ اس کی رٹ رکھنا ان کا فرض منصبی ہو گیا ہے اور اس قسم قدم چلنے نے ان لوگوں کے دلوں پر سے حقیقی روحانی کی آب و تاب کو بالکل زائل کر دیا ہے اور اب ہمارے نزدیک ان کی مثال ایک فوٹو گراف کی ہے کہ بچہ کچھ دس میں بند کیا جاوے وہ وہی ہو لٹا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکتا اس طرح ان کالجیر صاحب نے اگر فلاسفہ کے الفاظ حکیم صاحب کے روبرو نقل کر دے گا انہوں نے تثلیث کی فلاسفی پر یہ جواب دیا ہے۔ حکیم صاحب غور و انداز سے پھر جواب کہہ سکتے دے سکتے تھو اور وہ اس غلط بات کے روشنی منور ہے آئی ہو کہ قابل ہو سکتے تھو جبکہ خود قانون (یعنی خیر) ہی دیکھ دیدیکھ حقیقی فلسفہ کے میدان سے باہر نکال دیتا ہے۔ تہذیب روزانہ شہادت دے رہا ہے کہ روشنی کا مطلق اور منبع مشرق ہی ہے چنانچہ حکیم صاحب نے یہ سوال کیا کہ کلب ان سے یہ پوچھا جاوے کہ اگر ایشیائی دماغ تثلیث کی فلاسفی کے سمجھنے کے قابل نہیں ہیں تو پھر حضرت مسیح اور آپ کے برگزیدہ حواریوں نے کب اس کی فلاسفی کو سمجھا ہوگا اور کب ان کو ایمان حاصل ہوا ہوگا کالجیر صاحب نے جب یہ سوال فلاسفہ صاحب کے روبرو پیش کیا تو پھر ان سے کوئی جواب نہ آیا اور صرف ہنسکر ٹال دیا خیر یہ تصدق تو درگزر گشتہ امام میں ایک امر کہہ سے آئے ہوئے پادری صاحب نے عمائیت کے تجارب پر کئی کچھ پور میں دے ہیں اور سنا گیا ہے کہ بہت سے ہندوستانی کالجیر و انگریجو ایٹوں نے ان کے لکچر و ان کی داد دی ہے بلکہ ٹھکڑا ٹھکڑا ان کے شکوے ادا کئے ہیں انہیں سے بہت سے ایسے بھی تھو جو کہ اپنے آپ مسلمان سمجھتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے کہ انہوں نے کس امر پر شکریہ ادا کئے اور کس بات کی داد دی کہ ان کو یہ بات سمجھ میں آگئی ہے کہ خدا باوجود ایک ہونے کے پھر ۳ ہیں اور زید کے سر میں درد ہو تو بلکہ اپنی سر پہ پتھر مارنے سے زید کے سر کا درد جاتا رہے گا یا اب عیسویت کی تعلیم لگا کر تیرے گال پر کوئی ایک قلم بچے مارے تو تو دوسری آگے گدو ان کو انسانی فطرۃ کے مطابق بات ہو گئی ہے اور اب ان کے دل اس پر عمل کر سکیں بالکل کار بند ہو گئے ہیں اور اب وہ اپنی تحریروں و تقریروں کا غامی اور فحشی اور سوشل موقعوں پر ان کی نظیر خود بن جائیں گے یا ان کی سمجھ میں یہ آگیا کہ خدا وجود ایک غیر محدود ہونے کے ایک عورت کے پیٹ میں

مذہب کے مخالفین میں سے ایک کتاب لکھی جس میں کی قیمت ۲ شلنگ ۶ پینس اگر آپ چاہیں تو خط اخبار میں مہیا ہو سکتا ہے آپ کی سلامتی کا خیال ان ہون +

میں ہون آپ کا مخلص
ہیکٹر فرگوسن

”الذکر“

(راستی کا خدا حامی ہوتا ہے)

یہ ایک کلمہ ہے جو مسلمان لوگ اپنی پیچھے نازوں اور فرائض اور سنت و مکرمہ میں ہر گھنٹہ کے اندر ۱۹ مرتبہ پکارتے ہیں اور اس طرح سے ہر روز ۱۹۰۰ مرتبہ اپنی زبان سے شہادت دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک جو جس کو چاہے عطا عطا اور جاوہ جلال میں کوئی نہیں جو چاہے مگر نام کے مسلمان ہیں اور عملی رنگین کوئی شہادۃ اس کلمہ کی تصدیق کی نہیں تیرے وہ کم سے کم مؤذنوں کی زبان سے اسے ہر روز پانچ وقتوں میں ۳۰ مرتبہ سنتے ہیں۔ اس حساب میں ہمیں یہ بھی ایک لطیفہ نظر آیا ہے کہ اذان میں اس کلمہ طیبہ کی تکرار ۶ دفعہ ہوتی ہے اور نماز کی ہر رکعت میں بھی ۶ ہی دفعہ پکارتا جاتا ہے اس کلمہ کو اس حقیقی معنوں میں ایک بندہ خدا سے جس طرح نبھایا ہے اسے مکمل الامت حکیم نور الدین صاحب انیسویں دور قرائن میں اس طرح سے سنایا کہ ایک دفعہ ایک شخص کو شہادت میں ایک قتل کا مقدمہ پیش تھا۔ مگر یہ بیان ہو رہا تھا کہ قتل کی نماز کا وقت آگیا۔ سررشتہ دار جو بیان دینے پر تیار نہ تھا مسلمان بننا۔ اس راج صاحب نے اجازت مانگی نہ اظہار عدلیہ اور ایک قلم داروں اور اس کا مذکر نماز کے لئے قلم سرخ اپنی اسی جگہ پکڑا اور گویا جہان لکھ رہا تھا۔ راج صاحب جو اس کلمہ کو پکڑنا چاہا تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے بحالت مجبوری اس کے قلم سے بیان لینے پر مجبور ہوئے اور چپ مٹھا ہوا اور مذہبی مداخلت کے خیال سے نماز میں سررشتہ دار صاحب کو بالکل غافل کیا جب وہ نماز کا کچھ توڑ چکا تھا اسے کہا۔

راج صاحب یہ کیا کیا۔ سررشتہ دار غصہ نماز پڑھ رہا تھا راج صاحب ہر کام کیسی ہوگا۔ سررشتہ دار۔ اگر چہ ہمارے حاکم کے ہوتے بڑا حاکم آجاد کو تو اس کی طاعت مقدم ہے اس پر راج صاحب کو غصہ آیا تو سررشتہ دار فوراً کہنے لگا کہ حضور انصاف کی کرسی پر ہیں خود ہی خیال فرمادیں اگر آپ حاکم کے ہوتے اس اعلیٰ حاکم اگر حکم سے تو اس کی تعمیل کی جاوے۔ اس پر راج صاحب قلم منہ میں لیکر سوچنے لگے اور آخر سوچ کر یہ حکم دیا کہ ان لوگوں کو نمازوں کے ہر گھنٹہ میں یہ کلمہ جاوے۔ جیسی بھی یہ لوگ طاعت کرتے ہیں اور کوئی اگر ہی نہیں سکتا۔

کہ لا یتجنا جلد فری تنہک میں ایک دفعہ ایک شخص کا ذکر مفتی صاحب نے پڑھا ہے اخبار مذکور نے اپنے وقت کا نیم صبح قرار دیکر پبلک کے سامنے پیش کیا تھا اور یہ نام اخبار نے اسے اس لئے دیا تھا کہ اس کا استعمال کسی دوا وغیرہ کو دہ لوگوں کا علاج کرتا ہے چونکہ اس شخص کا کچھ بڑا اخبار میں درج تھا اس کے عادی وغیرہ دریافت کرنے کے واسطے مفتی صاحب نے اسے خط لکھا۔ اس خط کے جواب میں جو خط اس شخص نے لکھا اس میں درج اخبار نے لکھ کر کہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اہل یورپ کی عیسویت کا کیا حال ہے اور کیا یورپ میں وہی تعداد عیسائی مردم شماری کی ہے جو کہ مغربی غیرہ میں دکھائی جاتی ہے اور اگر اس قسم اور دیکھنے لوگ بھی یورپ میں موجود ہیں تو ان کو منہ لکھ کر کہ عیسائی آبادی کی قدر باقی رہتی ہے۔ وہ خط جو دلائل سے آیا اس کی ترجمہ ہم مفتی صاحب کے الفاظ میں درج اخبار کرتے ہیں اور وہ خط یہ ہے +

”از مقام فارن ورینڈ انگلینڈ مورخہ انویسٹری ۱۱۶
بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب

جناب میں

آپ کا خط مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء بمحصولا۔ سیر خط میں کے متعلق جو لوگ سوال کیا کرتے ہیں۔ میں ان کے جواب بیت ہی کم دیا کرتا ہوں لیکن آپ کا خط معزز اور معقول معلوم ہوتا ہے۔ اس واسطے میں اس کا جواب لکھتا ہوں اخباروں کوں کا مجموعہ میں مسیح کے ہائیک انوار ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر مذہب کا عمل نہیں کرتا اور نہ میرا یہ دعوے ہے کہ صرف عیسائیت ہی چاہئے۔ بلکہ یہ ماننا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول کرتا ہے جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور نیک زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ مذہب عیسوی جو عام طور پر پھیلا ہوا ہے اور جس کے غرض کے پادری ہندوستان میں کرتے رہتے ہیں اس طرح ہے یہ عیسوی مذہب غلطیوں کا ایک پہاڑ ہے جو تثلیث کی غلطی کے اوپر بنایا گیا ہے میرے خیال میں انگلستان کے پادریوں کا سلسلہ صرف ایک مذہب صحت کا حکم ہے۔ ہندوستان کے ہیم اور وہ ہیں باشندوں کو چاہئے کہ عیسائیوں کے ان جھوٹے اعتقادات سے بچیں میں اس مذہب کے ساتھ ہمدردی نہیں رکھتا بلکہ عقیدہ ہے کہ عیسویت کے باہر بہت سے لوگ ہیں جن کو یہ طاقت عطا ہو سکتی ہے جو مجموعی گئی ہو چیں نے ڈاکٹر ڈولی کا حال سنا ہے وہ بھی میری طرح سکالپٹڈ کا رہنے والا ہے اس نے دعویٰ کیا کہ یوں ایسا ہی ان کا ہون مگر مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ بیمار دن کو اچھا کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔ میں اس کے متعلق کچھ کہہ نہیں سکتا میں نے شفا کے طریق پر کوئی کتاب تحریر نہیں کی لیکن پادریوں کے

داخل ہوا اور ایک خون کی بوتلی بنا کر پڑی ہر بوتل پر پتھر اور خون حیف سے پرورش پاتا رہا اور غلویت میں ان لوگوں کے ساتھ کہیں رہا اور پھر اس کی قدرت وغیرہ سلب ہو گئی اور چننا ایک اس کے اپنے بنائے مسیح ہوں نے اسے پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا اور اس کی کچھ پیش نہ گئی یا انہوں نے اپنے تخیل کردہ علوم سائنس فلسفہ طبیعات وغیرہ کے برخلاف اس امر کو سمجھ لیا ہے کہ مسیح اس جسم کے ساتھ آسمان پر جا رہا ہے اور اتنے ہزار برسوں سے وہ ہیں ہے اور ابھی تک اتنی جرات نہیں ہوتی کہ جو قدم اتار سکے باوجود اس کے ایک شخص میرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کی گدی پر آکر چڑھے ہیں مگر اس کو اس کی ذہن نہیں اگر ان کے ہاتھوں میں سے کچھ بھی نہیں چڑھا تو کیا وہ ہیں کہ لوگ تھک سکتے ہیں کہ انہوں نے کل مرکی دادوی ہما و سرکشات کا شکر یہ ادا کیا ہے وہ کوئی باریک درباریک علوم صاسراوین پر پادری صاحب کے ذریعہ عیسوی مذہب کے اہل گمراہ ہیں جس کی پادری صاحب کو شک ہے اور دادا کا متفق ہو گیا ہے۔ اگر وہ کہوں کہ بیان کر دیں تو ہر دم دیکھیں گے کہ یہ قدودی کہاں تک قابل وقت اور قابل قد ہے +

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں ۱۸

دسمبر ۱۹۰۲ء سے طلباء کا امتحان شروع ہو گیا

اہل یورپ کی عیسویت

ہمارے کو کم دوست مفتی محمد صادق صاحب مدرسہ تعلیم الاسلامی اسکول قادیان کے ڈل ڈیپارٹمنٹ کے پرنسپل سلسلہ احمدیہ کا ایک پیچھے ہو کر ہمیں آپ نادان مالک کے ساتھ خط و کتابت کرتے ہیں مفتی صاحب کا دستور کہ میری نگاہ میں کسی شخص کا نام کسی خباثت میں نہ لکھیں۔ اسی ذہن میں کوئی کتاب نظر آجائے جس کا تعلق مذہب سے ہو تو میں اس شخص کا نام خط لکھ کر اس کے حالات دریافت کرتے ہیں اور اگر مناسب ہو تو احمدیہ میں سے اسے انٹر ڈیوٹس کرانی کی کوشش کرتے ہیں اور وہ کتاب لکھتے ہیں اور اس کا خلاصہ نکال کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سناتے ہیں مفتی صاحب موصوف کے کارنامہ تو اس میں کہ ان کا مفسر لکھ کر کیا جاوے اور جیسے انہوں نے ایک ایک لحاظ اور ایک ایک سیکڑ دینی خدمات کے لئے وقف کیا ہوا ہے اور اپنا دھرم ادا ہے چھو نادین کی خدمت کو بنایا ہوا ہے وہی تو فیض خدا تھا ہے ہمیں اور ہمارے احباب کو عطا کیے مگر ہم اسے کسی اور وقت پر چھوڑتے ہیں اور سر دست یہ دیکھنا چاہتے ہیں

چکڑالوی کے مباحثہ پر سچ موعود درباری کا ریویو

سلسلے کے لئے دیکھو احیاء البیہ فیہ ۶۹

علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی اور وہ سسرے طور سے انکار
 بھی کیا گیا لہذا اعتراض جس کا ذکر آیت ان شائک ہوگا
 میں ہے وہ درج کیا جائے حاصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت
 کو غیر بشریعت ہوا اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوڈا شخص کو اپنا
 مقام نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح منع نہیں کہ وہ نبوت چاہے
 نبوت سے جو یہی مکتب اور مستغناں ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک
 جہت سے تو ماضی ہوا اور دوسری جہت سے پوجہ کتاب اقرار
 محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو اور اگر
 سطور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کی جائے
 تو اس سے بعد بالحد آنحضرت علیہ السلام دونوں طور سے
 بزرگ ہونے میں نہ جسامی طور پر کوئی فرزند و وصالی طور پر کوئی
 فرزند اور معترض چچا بھتیجا ہے جو آنحضرت معلوم کا نام ابتر کیا ہوگا
 اب جبکہ یہ بات علی پائی کہ لا آنحضرت علیہ السلام کے بعد نبوت
 مستعدہ جو برا راست نفی ہے اس کو در دائرہ قیامت تک بند ہے
 و وجہ تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت انچیز نہیں رکھتا اور
 حضرت محمدیہ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں تنہا کسی طور سے
 آنحضرت معلوم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا تو اس صورت میں حضرت علی
 علیہ السلام کی سلام کو اسامی سے انکار نا اور پھر ان کی نسبت تجویز کرنا اگر وہ
 نفی ہیں اور ان کی نبوت آنحضرت علیہ السلام کے چرخ نبوت
 درجہ سے مکتب اور مستغناں ہے اس قدر بناوٹ اور نکھٹ
 شخص پیچھے ہی قرار پا چکا ہے اس کی نسبت یہ کہنا ایک بڑا صحیح
 ہر گاہ کہ اس کی نبوت آنحضرت معلوم کے چرخ نبوت سے مستغنا ہے

بعض ہم غلامیہ پر اعتراض کر کے کہتے ہیں کہ ہمارے ہی مسلم
 وہ ہیں یہ خوش خبری دے کر بھی ہے کہ تم میں پیش و جلال میں گئے اور
 ایک انہیں سے نبوت کا دعویٰ کر لیا اس کا جواب بھی جو کلام
 دالوا بدیعہوا کیا تمہاری قسمت میں تیس و جلال ہی ہو گئے ہو
 و ہر جن صدی کا نفس بھی گذرے ہے یہ ہے اور فطانت کے بعد
 اپنی کمال کی چوہ نہر میں پوری کر لین جس کی طرف آیت نفی
 و راکھ صاف ہی اشارہ کرتی ہے اور نہ ختم ہونے کی
 تم لوگوں کے دجال ابھی ختم ہونے میں ہیں آئے شاید تمہاری ہی
 تمہارے ساتھ ہیں گئے اور نا وہ وہ جال و غیٹان کہلا
 وہ وہ تمہارے اندر ہے اس کو تم دھوکہ نہیں پہنچا تو آسمانی
 لڑوں کو نہیں دیکھئے کلمہ پر کیا انصاف وہ جو یہ طریقہ موسیٰ
 بعد چوہ صوفی میں ظاہر تھا تھا اس کا نام بھی خفیہ یہودیوں
 دجال ہی رکھا تھا فالغلوب تشابہت اللہ ہر گز

لو اس کی ہوسے چرخ نبوت محمدیہ سے مستغنا نہیں نہ ہو کہ جنوں
 متی کہلا دیا اور ظاہر ہو کر آتے تھے کسی پر ماضی نہیں ہو سکتا
 کہ ہر ایک کمال اس کا بھی متوجہ ہے کہ نہ یہ اس کو حاصل ہو
 شخص تنہا کمال ہی کہلائے گا جو خود کہتے ہی وہ امتی کو بند کر دیا

بلکہ وہ خوشنقل طور پر نہ ہو گا جس کیلئے بعد از حضرت علیؓ
علیہ وسلم قدم رکھنے کی جگہ نہیں اور اگر کوئی پہلی نبوت اُس کی جو
براہ راست تھی درود کی جائیگی اور اب از سر نو بتلے بنوی
نئی نبوت اُس کو دل کی جیسا کہ منشاء آیت کا ہے تو یہ اس صورت
میں بھی یہی امت جو خیر علیہا لاتی ہے حتیٰ کہ کسی کو کائنات کو کوئی فرد
بہتر نہ آتا اس نبوی اس مرتبہ تک کہ پہنچ جاوے اور حضرت علیؓ کو اسان
سے اتنا سبکی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اگر کسی کو بذریعہ اللہ اور محمدی
کمالات پہنچے مسکتے ہیں تو اس صورت میں کسی کو اسان کو انارنا
اصل تقدیر کا حق ضائع نہ کرنا ہے اور کیوں مانع ہو چوکی امتی کو
یہ فیض پہنچایا جائے تا موزن فیض جموی کسی پر تشبہ نہ ہو کہ کسی
کو جی بنانا کی امتی رکھتا ہو مثلاً ایک شخص سونا بنا گیا دعویٰ کرتا
ہے اور سونے پر بھی ایک بولی والا کہتا ہے کہ لو سونا ہو گیا اس
سے کیا ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور حضرت معلم کے
فیض کا کمال تو اس میں تھا کہ امتی کو وہ درجہ درجہ از امتی سے
پیدا ہو جائے در نہ ایک ہی کو جو پہلی ہی فرار پا چکا ہے امتی قدر
دینا اور پھر یہ تصور کر لینا کہ اس کو مرتبہ نبوت حاصل ہو رہا
ہو امتی ہوئے کے ہے نہ خود بخود یہ کس قدر دروغ و بیوقوفانہ ہو
بلکہ یہ دونوں حقیقتیں متضاد ہیں کہ کیونکہ حضرت مسیح کی حقیقت
نبوت یہ ہے کہ وہ پہلو راست بغیر امتی از حضرت علیؓ سے
وسلم کے ان کو حاصل ہے اور یہ کہ حضرت علیؓ کو امتی بنایا جاوے
جیسا کہ حدیث اہل کمال نبوت محمدیہ سے مستفاد ہے یعنی وہ ان کو
کہ ہر ایک کمال الٰہی نبوت محمدیہ سے مستفاد ہے اور ابھی ہم فرض
کر چکے ہیں کہ کمال نبوت ان کی کارزار بنو محمدیہ سے مستفاد نہیں
ہے اور یہی اہل عقیدت ہے جو بالبدلت باطل پروردگار کو کہہ کر حق
علیؓ امتی کو کہتا ہیں کہ اگر نبوت محمدیہ سوان کو کہہ فیض حاصل نہ
ہو گا تو اس صورت میں امتی کی حقیقت اس شخص میں مستفاد
ہوگی کیونکہ ابھی ہم ذکر کر آئے ہیں کہ امتی ہونے کے بعد اس کا کوئی
سے نہیں کہ تمام کمال اپنا امتیاز کے ذریعے سے رکھتا ہو جیسا کہ
قرآن شریف میں عاجی اس کی تصریح موجود ہے اور جیسا کہ امتی
کے لئے یہ دروازہ کہلا ہے کہ اپنی امتی سے فیض حاصل
کرے تو ہر ایک بناوٹ کی راہ اختیار کرنا اور اہل عقیدتین جائز
رکھنا کس قدر حق ہے اور وہ شخص کیونکہ امتی کہلا سکتا ہے جو جس
کوئی کمال بذریعہ امتی حاصل نہیں اس جگہ بغیر اللہ کا یہ
اور اس میں بھی دفع ہو جاتا ہے کہ وہی الٰہی کے دعو کو یہ اس مستلزم
ہے کہ وہ وہی اپنی زبان میں ہونو عربی میں کیونکہ اپنی مادری
زبان اس شخص کے لئے لازم ہے جو مستقل طور پر بغیر استفادہ
مشکوٰۃ بنو محمدی کے دعویٰ نبوت کرتا ہے لیکن جو شخص حقیقت
ایک امتی ہوئے کے فیض بنو محمدیہ سے انساب اللہ نبوت کرتا ہو
وہ مکالمہ الٰہیہ میں اپنی تہذیب کی زبان میں وہی بتا رہے تا بلکہ
اور مشورہ میں ایک علامت ہو جو ان کے باہمی تعلق پر دلالت
کرے اسفوس حضرت علیؓ ہر ایک طور سے یہ لوگ فکر کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسول اللہ الکریم

احمدی قوم کو ضروری اطلاع

اعلان

چونکہ آج کل مریض طاعون ہر ایک جگہ بہت زور پر چلا رہا ہے قادیان میں نسبتاً آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع ہونے سے پرہیز کی جائے اس لئے یہی قرن مصلحت معلوم ہوا کہ دسمبر کی تعطیلات میں جیسا کہ پہلے اکثر اصحاب قادیان میں جمع ہو جاتا ہے کہ بڑا مجمع ہونا اس اجتماع رکبین اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس خطرناک ابتلا سے ان کو اور ان کے اہل و عیال کو بچا دے۔

المشاہدہ

ضیر زاعلام احمد قادیانی

خبریں

۱۔ قومبر کے سینڈرنگم میں دو دیوانہ عورتیں پکڑائی گئیں جو کہی تھیں کہ وہ کوئی لکڑہڈ کو تلاش کر رہی تھیں + ایک برلن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سینڈرنگم کے ریلوے سٹیشن سے ریل روانہ ہونے کو بھی کہ ایک لیڈی اپنی لباس پہنے ہوئے امد نہایت نکلیں شکل بتائے ہوئے زنا نہ کرو میں داخل ہوئی میں میں دو لیڈیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں انھیں نے سیٹی بجائی اور زنا نہ کرو کا پھر وادارہ کیا اور دوسرے داخل ہوئے اور گاڑی چل پڑی اس وقت وہ دو لیڈیوں میں سے ایک نے سیٹی بجائی ہوئی تھیں بہت حیران ہو کر کہیں وہ سے میں دعا کرتی رہی وہ نے پہلی عورت کو کہہ کر گئے

ایشین پر ایک مقدمہ میں ہمارے اخبار میں ہیں (ترنا ہو گا۔ لیکن تحقیق کہ جو بھی اگلا سٹیشن آیا وہ عورت، ننگی ہانگی مگر ان دو عورتوں نے جیسٹ اس کو پکڑ لیا اور پہلی در پکڑ لیا کی طرف مخالف طبعیت لکھا کہم بڑی خوش قسمت ہو۔ جو ہم نے اس شخص کو پکڑا یہ بڑا مستحضر و قائل ہے اور ہم کو بھی دھوکا دینا چاہتا تھا

خبریں پہنچی ہیں کہ پینڈہ کابل میں سلطان بزمین دی جاتی ہیں اور درہ سے لشکر پر باغیوں کو مڑا دیا جاتا تھا تب تقریباً باطل نہیں +

جب گذشتہ نمبر کو حضور دیسارے دہلی تشریف لائے تھے تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہاں حضور علیہ السلام کی یادگار میں ایک زناٹہ ہسپتالی مجید مسجد کے بندہ دوہیں بنایا جاتا ہے۔ آجپے حکم دیا کہ ہسپتال کی اور جگہ بنایا جائے اور کوئی عمارت کسی خالی جگہ میں جو کسی کی حد میں ہونے والی جاوے مسجد کے متعلق کوئی زمین خواہ کسی طرف ہو اس کم میں شامل ہے۔

جزیرہ ماریشس میں بھی طاعون پھوٹ رہی ہے اور نہایت ترقی پر ہے لوگ گھبرائے ہوئے ہیں۔ اور سخت تشویش کرتے ہیں کہ سیرطرح رک جائے۔

ولایت میں تجربہ ہو رہا ہے کہ بیلیوں کے دیو سناٹے کی جائے آج کل تین تین چار لکھنے تنوا تریک ہزار فیٹ کی اونچائی پر تیس میل کی گہرائی کی رفتار سے دو دو آجی اسکے ایک بیلیوں کے ذریعہ سفر کرتے ہیں +

ہم دسمبر کو دسٹرکٹ مجسٹریٹ پوراک کی پیری میں جارح ولیم ڈیل ایک انگریز انجینئر اپنی بی بی کو قتل کرنے کے جرم میں پیش ہوا مجرم بیان کرتا ہے کہ رات کے وقت کوئی نقدی کے معاملہ میں میان بی بی میں جھگڑا ہوا اور بی بی جے خاندان کے منہ پر ایک تہیز لیا۔ اس پر صاحب بیمار بنے اور اسے اس کا کلا کاٹ دیا۔ گو پیچھے بچتا ہے مگر کیا بنتا تھا۔

جو خبریں ہمیں متواتر ہندوستان سے پہنچی ہیں اگر کسی قدر قابل اعتبار ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ ہندوستان میں ویسا ہی جنگ ہوئی وہاں اسے جو پہلے افغانستان اور دلائی میں ہو چکا ہے۔ اب ان لوگوں کی نظر جو بھی جنوبی افریقہ سے واپس آئے افغانستان پر لگ گئی ہیں اور دیوانہ ملائی لڑائی باطل پھول رہی ہے موجودہ ماحول سے بعض احبار اہل کواہل خبر نہیں ہے کہ اس میں اس کی سازش ہے۔ اور وزیر یون کی لڑائی کا حال دیگر گورنمنٹ کی توجہ کابل کے معاملات کی طرف منطوق کرنا چاہتے ہیں

ٹیک یہ امر قابل لحاظ ہے کہ کابل کے متعلق ایک سال قبل اب کے حالات میں بہت کچھ انقلاب آ گیا ہے پارلیمنٹ میں بھی افغانستان کے متعلق بہت کچھ بحث ہو رہی ہے اور بخدمت اٹلیٹر صاحب البدر السلام علیکم وعتہ اللہ وکرتہ سدرجہ ذیل اعلان کو اپنے اخبار میں درج فرما کر شکور فرمادیں۔ شیر علی۔ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۶۱ء

اعلان

انجمن اشاعت اسلام کے عہدہ داروں میں کچھ تغیر تبدیل کیا گیا ہے آئندہ خیراتی یا تجارتی مخصوص وقتہ شمار و بیہیفتمی تحمید صادق صاحب فنانٹشل سکرٹری کے پاس آنا چاہئے۔

شیر علی سٹنٹ سکرٹری انجمن اشاعت اسلام قادیان

بہ

بخدمت اٹلیٹر صاحب البدر السلام علیکم وعتہ اللہ وکرتہ اخبار الحکم مورخہ ۱۱ جون ۱۳۸۲ء میں ایک تحریک کی گئی تھی کہ جس صاحب کی خواہ میں ترقی ہو وہ اپنی پہلی ترقی کا رپیہ میگزین کے خیراتی فنڈ کے لئے بھیج کر قاب حاصل کریں اس تحریک کے مطابق دو صاحبوں نے ترقی ہونے پر اپنے اپنے اضافہ کی رقم بھیج کر میگزین کی عات کی ہے (اول) ششی نعمت علی خان صاحب و (دو) شیری اسٹنٹ پشاور جنہوں نے سب سے اس نیک کام میں نمونہ بنایا ہے اور اب تک لنگزہ روپیہ دے چکے ہیں (دوم) شیخ احمد صاحب کلرک پشور سیالکوٹ جنہوں نے بھی مبلغ ۱۰ روپے اس تحریک کے مطابق ارسال کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان ہر دو صاحبان کو جزائے خیر دے اور دوسرے صاحبوں کو ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

شیر علی

اسٹنٹ سکرٹری انجمن اشاعت اسلام قادیان دارالامان

مطبع و مصدق قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ فیض علی صاحب احمدی چھپر شائع ہوا